



## سوال

(872) سنت کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنت کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان فرمائیں؟ ابو الاحسان امان اللہ بہا ولبور

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لفظ سنت کے چار اطلاق و استعمال ہیں ایک لغوی اور تین اصطلاحی۔ لغت میں سنت کا معنی لیا جاتا ہے ”الطریقۃ السلوکۃ“ بعض کہتے ہیں ”الطریقۃ المعتادۃ“ اور بعض نے لکھا ہے ”الطریقۃ المحمودۃ“ پہلے دونوں معانی تیسرے معنی سے اعم اخص من وجہ ہیں اب اصطلاحی تین معانی سماعت فرمائیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور تقاریر سنت ہیں سنت کا لفظ جب دلائل کے بیان میں بولا جائے تو اس وقت اس کا یہی معنی لیا جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے ”ہذا الختم ثابتاً وثبت بالسنۃ“

(۲) مندوب کو سنت کہا جاتا ہے یہ معنی عموماً اس وقت مراد لیا جاتا ہے جب سنت کا لفظ احکام میں استعمال کیا جائے مثلاً ”الامر الظلانی سنۃ“ بولا جائے تو مقصود یہ معنی ہو گا کہ وہ مندوب ہے نہ واجب و فرض ہے نہ مباح نہ ہی مکروہ ہے اور نہ ہی مخطور و حرام۔

(۳) وہ چیز جو بدعت نہ ہو اس کو بھی سنت کہہ دیا جاتا ہے خواہ وہ فرض و واجب ہی کیوں نہ ہو۔ تو اس معنی میں سنت بدعت کا مقابل ہے جیسے پہلے معنی میں قرآن سے اور دوسرے معنی میں فرض، مباح، مکروہ اور حرام سے متقابل ہے۔

اب ان تین اصطلاحی معانی سے کسی ایک کا تعین عبارت و کلام کے سیاق، سباق، حاق اور قرآن کو دیکھ کر کیا جائے گا جیسا کہ مشترک الفاظ کا و طیرہ ہے شریعت کتاب و سنت میں ان اصطلاحی تخصیصات کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اس لیے قرآن و حدیث کے الفاظ کو مصطلحات علوم و فنون پر محمول کرنا درست نہیں اور اصطلاحی معانی کے اثبات کے لیے اہل اصطلاح سے نقل کافی ہوتی ہے قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی مزید معلومات کی خاطر ارشاد النحول سے سنت کی بحث کا مطالعہ فرمائیں۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام و مسائل

جلد 01 ص 559

محدث فتویٰ